97987 ـ زنا سے حاملہ عورت سے وضع حمل اور نفاس کے بعد شادی کرنا

سوال

ايك شخص نے عورت سے زنا كيا اور وہ عورت زنا سے حاملہ ہو گئى بچے كى ولادت اور چاليس يوم ختم ہونے سے قبل ہى نفاس كا خون ختم ہونے كے بعد اسى شخص سے شادى كر لى كيا يہ عقد نكاح صحيح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس عورت پر واجب تھا كہ وہ اس عظيم جرم سے توبہ كرے كيونكہ زنا كبيرہ گناہ اور عظيم جرم اور بہت بڑى فحاشى ہے، اور پھر زانى كے ليے دنيا و آخرت ميں شديد سزا كى وعيد آئى ہے، ليكن جو شخص اللہ كى طرف رجوع كرتا ہوا اللہ كے سامنے توبہ و استغفار كرے اور اپنى اصلاح كر لے تو اللہ اس كى توبہ قبول كر كے اس كے گناہ نيكيوں ميں بدل ديتا ہے.

جيسا كہ اللہ سبحانہ كے درج ذيل فرمان ميں بيان ہوا ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ كے ساتھ كسى دوسرے كو معبود نہيں بناتے اور كسى ايسے شخص كو جسے قتل كرنا اللہ تعالى نے حرام كيا ہے وہ بجز حق كے اسے قتل نہيں كرتے، اور نہ وہ زنا كے مرتكب ہوتے ہيں، اور جو كوئى يہ كام كرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائيگا .

اسے قيامت كے روز دوہرا عذاب ديا جائيگا، اور وہ ذلت و خوارى كے ساتھ ہميشہ اسى ميں رہيگا .

سوائے ان لوگوں كے جو توبہ كريں اور ايمان لائيں اور نيك كام كريں، ايسے لوگوں كے گناہوں كو اللہ تعالى نيكيوں ميں بدل ديتا ہے، اور اللہ بخشنے والا مہربانى كرنے والا ہے الفرقان (68 ـ 70).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور يقينا ميں بہت بخشنے والا ہوں جو توبہ كريں اور ايمان لائيں اور نيك عمل كريں اور راہ راست پر بھى رہيں طہ (82).

اس عورت کو چاہئے کہ اللہ تعالی نے اس کی ستر پوشی کی ہے تو وہ اسے ظاہر مت کرے، اور کسی کو بھی اس خبر مت دے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ان گندی اشیاء سے اجتناب کرو جن سے اللہ سبحانہ و تعالی نے منع کیا ہے، اور جو کوئی شخص بھی ان کا شکار ہو جائے تو وہ اللہ کی ستر پوشی سے ستر حاصل کرے "

اسے بیہقی نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (149).

دوم:

زانی مرد کے لئے زانی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں، لیکن اگر وہ توبہ کرے لے تو ایسا کرنا جائز ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ایسا کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

زانی مرد زانی عورت اور مشرك عورت کے علاوہ کسی اور سے نکاح نہیں کرتا، اور مؤمنوں پر یہ حرام کیا گیا ہے . النور (3).

اس لیے اگر شادی سے قبل دونوں توبہ کر چکے ہوں تو ان کا نکاح صحیح ہے، لیکن اگر نکاح توبہ سے قبل ہو تو ان کا نکاح صحیح نہیں ہو گا، اس کی تفصیل سوال نمبر (85335) کے جواب بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

رہا اس عورت سے نفاس کا خون ختم ہونے اور چالیس یوم سے قبل نکاح کرنا تو یہ عقد صحیح ہونے پر اثرانداز نہیں ہو گا، کیونکہ ۔ اکثر علماء کے ہاں ۔ زنا کی عدت گزرنے کا انتظار کرے اور عدت گزرنے کے بعد اگر چاہے تو نکاح کرے چاہے نفاس کے فترہ میں ہی، اور اس کی عدت وضع حمل سے ختم ہو جائیگی.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور توبہ کے چار ماہ بعد اس سے نکاح کر لے تو کیا اس کا نکاح صحیح ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" زانی عورت سے نکاح کرنا صحیح نہیں، اور زانیہ عورت کے توبہ کرنے اور عدت ختم ہونے سے قبل نکاح کرنا صحیح نہیں ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (18 / 383).

جواب کا خلاصہ یہ ہوا:

اگر تو ان دونوں نے عقد نکاح سے قبل توبہ کر لی تو ان کا نکاح صحیح ہے، اور اگر توبہ نہیں کی تھی تو نکاح صحیح نہیں بلکہ توبہ کرنے کے بعد دوبارہ نکاح کرنا لازم ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ان کی توبہ قبول فرمائے.

واللہ اعلم .